بیسویں قسط

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

واقعہ کربلا

شیخ طریقت، رہبر شریعت، مبلغ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

زیر سرپرستی

شہزادہ علامہ خوشتر، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا محمد مسعود اظہر قادری رضوی
سجادہ نشین خوشتر

زیر سایہ

شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خوشتر صدیقی قادری
خلیفہ تاج الشریعہ

باہتمام

مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com
DAR-UL-RAZA

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب:.................. بیاناتِ خوشتر ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' (بیسویں قسط)

اسپیکر:.................. حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''

موضوع:.................. واقعہ کربلا

زیرِ سرپرستی:.................. شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیرِ سایہ:.................. شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خلیفہ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی:.................. حضرت علامہ مولانا مفتی ابونعمان عرفان شریف مدنی

بااہتمام:.................. مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تحریر و ترتیب:.................. حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دارالرضا انٹرنیشنل)

صفحات:.................. 30

پبلشر:.................. مکتبہ دارالرضا جھنگ سٹی

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل

بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم o فاعوذ باللّٰه من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰه الرحمن الرحیم o

ولاتقولو لمن یقتل فی سبیل الله اموات ط بل احیاء ولکن لا تشعرونo

صدق الله مولانا العظیم وصدق رسوله النبی الکریم ونحن علی ذالک من الشاهدین والشاکرین والحمدلله رب العالمین

قال اللّٰه تبارک وتعالی فی شانِ حبیبه o ان اللّٰه وملئکته یصلون علی النبی ط یاایهاالذین امنو صلو علیه وسلموا تسلیما o

اللّٰهم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم

واقعہ کربلا

پیارے بھائیو، بہنو! آج اسلامی سال کے پہلے مہینے محرم الحرام کی ۱۰ تاریخ ہے۔ اسلامی سال کی یہ چودہ سو پانچویں ہجری ہے اِس سے تیرہ سو چوالیس برس پہلے اسی آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر میدان کرب و بلا میں ایک عظیم واقعہ ہوا۔ یہ واقعہ، یہ منظر، یہ سین، یہ ہسٹری، یہ داستان ایسی ہے کہ اِس سے پہلے اِس آسمان نے یہ منظر نہیں دیکھا۔ جب سے یہ آسمان ہے اور جب تک یہ رہے گا۔ جب سے یہ زمین ہے اور جب تک یہ رہے گی اِس آسمان کے نیچے اور دھرتی کے اوپر دین کیلئے، سچ کیلئے، حق

کیلئے بہت سی قربانی دی گئی لیکن آج جس عظیم ہستی شخصیت کا ذکر میں کر رہا ہوں اُن کا نام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے وہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ۔کون حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ؟ میدانِ کربلا کا ہیرو۔کون حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ؟ کائنات کو، پورے عالم کو،فرش کو حق کا سبق سکھانے والا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔کون حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ؟ آزادی کی شمع روشن کرنے والا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔کون حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ؟ حق وصداقت کا پرچم بلند کرنے والا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔کون حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ؟ سچ کیلئے اپنی جان ،اپنا مال ، اپنی اولاد،تن من دھن یہ سب کچھ قربان کر دینے والا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔وہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ جب تک سچائی دنیا میں زندہ ہے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام زندہ رہے گا۔اور سنوسنو! صرف حسین کے نام کی بات نہیں بلکہ یوں کہو کہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام سچائی کو زندہ رکھے گا۔حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام حق کو زندہ رکھے گا۔

﴿دین کی سر بلندی کیلئے امام حسین کو چن لیا گیا تھا﴾

بزرگو، دیش اور سنسار کیلئے کام کرنے والو! امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قربانی سارے سنسار کیلئے مثال ہے۔سارے سنسار کیلئے روشنی ہے،سارے سنسار کیلئے تربیت ہے میں آپ کو بتاؤں کہ اکسٹھ ہجری آج سے تیرہ سو چوالیس برس پہلے اکسٹھ ہجری کا زمانہ ہے یہی محرم کا مہینہ ہے،یہی دسویں تاریخ ہے میدان کرب وبلا میں حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اپنی فیملی ،اپنے خاندان ،اپنے بچوں کے ساتھ جلوہ آرا ہیں ،موجود ہیں۔بات کہاں سے چلی آخر وہ میدان کرب وبلا میں کیوں گئے؟ انہوں نے مدینے کو چھوڑا مکے گئے،

مکے کو چھوڑا اور کوفہ بھی جانا پڑا۔ پھر میدان کربلا میں آئے یہ سب کیا ہے؟ سن لو آپ کو معلوم ہونا چاہئے، سنسار کو معلوم ہونا چاہئے کہ جب حق کے مقابلے میں باطل آجاتا ہے۔ جب دولت کے ذریعے، حکومت کے ذریعے، پاور کے ذریعے حق کو دبانے کی کوشش کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں اِس کام کیلئے چن لیتا ہے۔ وہ اللہ کا بندہ حق کی آواز کو بلند کرنے کیلئے، صداقت کا جھنڈا بلند کرنے کیلئے میدان میں آجاتا ہے۔ اللہ کے آخری نبی حضرت محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسلام کا پیغام پیش کیا، آپ نے جو کچھ کہا کر کے دکھا دیا۔

یزید کی امیر المؤمنین بننے کی کوشش

میرے دوستو اسلام میں صرف تھیوری کوئی چیز نہیں، صرف پلاننگ کوئی چیز نہیں، صرف گفتار کوئی چیز نہیں، گفتار کے ساتھ ساتھ کردار دیکھا جاتا ہے، کردار، ایکشن، امن۔ ہمارے پیارے نبی حضرتِ محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس اسلام کو پیش کیا وہ اسلام حق وصداقت کا آئینہ ہے۔ وہ اسلام امیر، غریب، فقیر، چھوٹا، بڑا گاؤں کا رہنے والا، شہر کا رہنے والا، ہر شخص کو اُس کا حق دیتا ہے۔ امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے نبی حضرت محمدِ مصطفیٰ ﷺ کے نواسے ہیں۔ نواسے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا، کون حسین؟ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لال، محمد رسول اللہ کا نواسہ مدینہ طیبہ میں جلوہ آرا ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ زمانے میں ہر قسم کے لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں اچھے بھی ہوئے برے بھی ہوئے اور جب کبھی زمانے میں برے لوگوں نے سر اٹھایا تو اُن کے سر کچلنے

کیلئے اُن کو سیدھی راہ پر چلانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بھیجا۔ یہ ساٹھویں ہجری کا زمانہ بڑا اخطرناک تھا، یزید مسلمانوں کا خلیفہ بن کر مسلمانوں کے سامنے آیا اور یزید نے یہ کوشش کی کہ اپنی طاقت کے ذریعے، اپنی دولت کے ذریعے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ووٹ وہ حاصل کرے گا۔ جھگڑے کی بنیاد میرے دوستو یزید کا غلط ارادہ تھا۔ اُس نے یہ سمجھا تھا کہ حکومت کے ذریعے، دولت کے ذریعے وہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دبالے گا اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ووٹ اپنی حکومت کیلئے حاصل کرلے گا۔

زمانہ اوّل میں ووٹ کے لئے بیعت کی جاتی تھی

مدینہ طیبہ میں جب امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ووٹ طلب کیا گیا کہ اے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید آپ سے ووٹ مانگتا ہے۔اور اسلام میں ووٹنگ کا طریقہ زبانی بھی ہےاور بیعت یعنی ہاتھ دے کر بھی ہے، یعنی امیر المؤمنین کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر دے۔ یہ وعدہ کیا جاتا ہے کہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہارے احکام کو قبول کروں گا اور مانوں گا۔ یزید کی نگاہوں میں امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھٹک رہے تھے۔ یزید کون تھا؟ شرابی تھا، یزید کون تھا؟ زانی تھا، یزید کون تھا؟ قرآن اور حدیث کے احکام کو پامال کررہا تھا، یزید کون تھا؟ اُس کی پیشانی پر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کی تباہی و بربادی کا نشان تھا۔

یزید کے ووٹ مانگنے پر امام حسین کا صاف انکار

یزید نے اپنے گورنر کے ذریعے یہ چاہا کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ووٹ لے۔ لیکن آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے یہاں ووٹ کا استعمال اور ووٹ دینا یہ صرف دنیا کی چیز نہیں ہے اِس کیلئے ضروری ہے کہ آپ اُس شخص کو ووٹ دیں جو سچائی پر چلنے والا ہو، جو دین کی اور سماج کی صحیح خدمت کرنے والا ہو۔ یزید اِس قابل نہ تھا تو آپ نے انکار کر دیا۔ آپ نے کہا کہ یزید کیلئے تم مجھ سے ووٹ لینا چاہتے ہو؟ میں یزید کو ووٹ نہیں دوں گا کیوں میں حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں۔ کیونکہ اگر میں نے یزید کو ووٹ دے دیا تو پھر اِس کا مطلب یہ ہوگا کہ حق باطل کے سامنے جھک گیا، اگر میں نے ووٹ دے دیا تو اِس کا مطلب یہ ہوگا کہ جھوٹ کے سامنے سچ جھک گیا۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ یزید کے ہاتھ پر میں بیعت کروں اور یزید کے حق میں ووٹ دوں۔ آپ کو معلوم ہے کہ کرسی کا نشہ برا ہوتا ہے، حکومت کا نشہ انسان کو زمین پر رہنے نہیں دیتا۔ یزید نے سمجھا کہ اِس طرح امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قابو پا لے گا۔ اکسٹھ ہجری میں آپ کو معلوم ہے کہ صحابہ موجود تھے، وہ لوگ موجود تھے کہ جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، وہ لوگ موجود تھے جنہوں نے زیارت کی ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ جس کو دولت کا مزہ لگ جائے، اور کرسی کا جو ٹیکسٹ ہے جس آدمی کو کرسی، اور حکومت کی کرسی، اقتدار کی کرسی، طاقت کی کرسی، منیجمنٹ کی کرسی جس آدمی کو یہ ذوق پیدا ہو جائے اور یہ عادت پڑ جائے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہمیشہ حاکم بن کر بیٹھے گا، میرے عزیزو، میرے دوستو پھر وہ اُس کرسی کو نہیں چھوڑتا۔

یزید کی اسلامی خلافت قبضہ کی کوشش

یزید یہ اسلام میں وہ مردود شخص ہے کہ جس نے اسلامی خلافت پر قبضہ کرنے کی کوشش کی اور اُس نے یہ چاہا کہ دولت سے سب کو خریدا جاسکتا ہے۔ جس کے ہاتھ میں دولت ہوگی، درہم اور سونا وچاندی ہوگا اُس کے ذریعے انسانوں کو خریدا جاسکتا ہے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ آج کے زمانے کی بات نہیں ہے یہ بہت پرانی بات ہے، ہر زمانہ میں یہی ہورہا ہے کہ لوگ دولت پر، منی اور زر وجواہرات پر، گولڈن اور ڈائمنڈ پر لوگ بکتے رہے، یزید نے بھی چاہا کہ وہ لوگوں کو خریدے اُس نے عراق کے لوگوں کی ایک جماعت تیار کی اور اُس نے کہا کہ اے عراق کے لوگو! تم یہ اعلان کردو کہ ہم یزید کو امیر المؤمنین مسلمانوں کا خلیفہ تسلیم کرتے ہیں۔

میرے عزیزو! خریدے ہوئے لوگ تھے اس لئے اسلام نے میجورٹی اگر قرآن وسنت کے مطابق ہو تو میجورٹی کے فیصلے کو تسلیم کیا جائے گا اور اگر قرآن وسنت کے خلاف ہو تو میجورٹی کے فیصلے کو تسلیم نہیں کیا جائے گا یہ ہے اسلام کا مزاج۔

عراقیوں نے یزید کو امیر المؤمنین تسلیم کرلیا

عراق کے لوگوں نے یزید کو کہا کہ آپ امیر المؤمنین ہیں لیکن بات عراق کی نہیں تھی، بات تھی حجازِ مقدس کی، بات تھی امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی، بات تھی عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی، بات تھی عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی، بات تھی عبداللہ ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی۔ یہ شہزادگان ہاشمیوں کا کنبہ ہاشمیوں کا یہ خاندان اللہ کے نیک بندوں کا اور

محمد رسول اللہ ﷺ کے خاندان کی یہ بات تھی۔لوگوں نے کہا کہ پہلے اِس خاندان کو مجبور کرلو، پہلے اِس پر دباؤ ڈالو کہ آؤ مصافحہ کرلو ہاتھ سے ہاتھ ملالو اور یزید کو امیر المؤمنین مان لو، عہدہ بھی مل جائے گا، عزت بھی مل جائے گی، دولت بھی مل جائے گی لیکن بات یہ ہے کہ یزید کو امیر المؤمنین تسلیم کرلو۔

جس نے حسین سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی

میرے عزیزو، میرے دوستو دیکھو کیسا نازک وقت آگیا ہے، یعنی معاملہ بالکل الٹا ہے کہ امیر المؤمنین اور مسلمانوں کا خلیفہ، میرے عزیزو، میرے دوستو! قرآن کہتا ہے کہ اے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم امیر المؤمنین ہو، حدیث کہہ رہی ہے کہ اے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم امیر المؤمنین ہو، مکہ آواز دے رہا ہے، مدینے کی گلیاں پکار رہی ہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ کا مزار انور پکار رہا ہے کہ میرا بیٹا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سچا ہے، حسین مجھ سے ہے اور میں حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوں۔ محمد رسول اللہ ﷺ کا گھر آواز دے رہا ہے کہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِس گھر میں پلا ہے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرا ہے جس نے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کی، اُس نے مجھ سے محبت کی۔ جس نے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا اور جس نے مجھے ناراض کیا اُس نے خدا کو ناراض کیا۔

جہاں دولت وحکومت ہو وہاں شر اور فساد ہوتا ہے

دیکھئے میرے عزیزو، میرے دوستو! امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا شریف، عظیم، بزرگ، معظم، مقدس اِس آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر کون ہوسکتا ہے؟ کیا یہ یزید کو نہیں

معلوم تھا؟ جب پندرہویں صدی میں مجھے معلوم ہے آپ کو معلوم ہے تو کیا یزید کو نہیں معلوم تھا؟ معلوم تھا۔ وہ بھی جانتا تھا کہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باپ کے جیسا میرا باپ نہیں، وہ بھی جانتا تھا کہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں جیسی میری ماں نہیں، وہ بھی جانتا تھا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نانا کا کلمہ ساری دنیا پڑھ رہی ہے اور یزید بھی حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نانا کا کلمہ پڑھ رہا ہے۔ لیکن وہی دولت اور حکومت، جہاں دولت ہوگی شر ہوگا، فتنہ ہوگا، فساد ہوگا۔ یہاں حکومت اور پاور ہوگی وہاں شر ہوگا، فتنہ ہوگا، فساد ہوگا۔

یزید کا مدینہ طیبہ کے گورنر کو خط

یزید نے دیکھا کہ موقع اچھا ہے حکومت پر قبضہ کرلو۔ لیکن یاد رکھو میرے دوستو یہ حکومت تو آنی جانی چیز ہے آج تمہارے پاس ہے کل کسی کے پاس ہوگی۔ یہ حکومت ہمیشہ کسی کے پاس نہیں رہی ہے مگر یزید دنیا کا متوالا تھا، دنیا کا نشہ اُس کے دل و دماغ پر چھایا ہوا تھا۔ یزید کی رگوں میں شراب تھی، یزید کی رگوں میں ناچ اور گانا تھا۔ اور چاہتا تھا کہ حکومت پر قبضہ کرلو خوب ناچنے کا اور کھانے کا موقع ملے گا، ان چیزوں کے اُس ظالم کو دنیا میں اِس بات کے اوپر آمادہ کیا اور اُس نے ولید کو لکھا کہ وہاں مدینہ طیبہ میں گورنر تھے اور اب یہ اُن کو لکھا کہ جلدی سے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کرلو۔ میرے دوستو بیعت کسی کے ہاتھ پر ہاتھ دے کر بیعت کرنا یہ پانی کا گلاس نہیں کہ آدمی ایک گھونٹ پی لے، اور روٹی کا لقمہ نہیں کہ بس یوں کر کے منہ میں ڈال لیا۔

امام حسین کی گورنر ہاؤس میں شاہانہ آمد

میرے عزیزو، میرے دوستو! آدمی اپنے قول سے پہچانا جاتا کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا؟ بیعت بتاتی ہے کہ کس آدمی نے سچے دل سے بیعت کی ہے اور کس نے دکھانے اور ریا کاری کیلئے بیعت کی ہے۔ میرے دوستو! بیعت کا مسئلہ اتنا آسان نہیں ہے۔ ولید نے بھیجا کہ بلاؤ اِن لوگوں کو، عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلاؤ، عبداللہ ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی بلاؤ حضرتِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہو گیا کہ کوئی گڑ بڑ معلوم ہوتی ہے آج ہمیں بے وقت بلایا گیا۔ حضرتِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے جوانوں کو، اپنے شیدائیوں کو، محبت کرنے والوں کو لے کر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس زمانے میں جو گورنمنٹ ہاؤس تھا جہاں گورنر ٹھہرتا تھا وہاں پہنچ گئے۔ مروان بھی اُس وقت وہاں موجود تھا یہ بڑا شریر انسان تھا مروان، ولید جو اُس وقت گورنر تھے وہ بھی وہاں موجود تھے۔ آپ نے ولید سے کہا کہ آپ نے مجھے یہاں کیوں بلایا؟ ولید کہنے لگا میں نے آپ کو اِس لئے یہاں بلایا ہے کہ امیر المؤمنین یعنی یزید کا یہ خط ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ یزید کے ہاتھ پر بیعت کرلیں اور آپ اُس کو مسلمانوں کا امیر تسلیم کرلیں، دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لو کہ اپنا ووٹ اے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید کو دے دیں، اور یزید کو خلیفہ تسلیم کرلیں۔ آپ نے فرمایا کہ اے ولید! یہ جو ووٹنگ کا معاملہ ہے یہ کوئی کا معاملہ کوئی تھوڑی ہے کہ گھر میں بیٹھ کر کرلی جائے؟ میں حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں، میں نبی کا نواسہ ہوں میں گھر میں بیٹھ کر کے اِس قسم کی باتیں کرتے ہو، میدان میں آؤ میں لوگوں سے پوچھوں گا کہ اے مدینے والو بتاؤ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہو گیا اور اُن کا بیٹا یزید وہ مسلمانوں کے تخت پر اور خلافت پر قبضہ کرنا چاہتا

ہے اور اپنی بیعت لینا چاہتا ہے اور اِس میں تمہاری کیا رائے ہے؟ جو مسلمانوں کی رائے ہے میں وہی کروں گا اسطرح اندر بیٹھ کر یہ میں تمہارے ساتھ کیسے کر سکتا ہوں؟ اور ولید کو یہ لکھا گیا کہ اگر مروان کا یہ مشورہ تھا کہ منوانے کا کہ اگر حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید کی بیعت کرلیں تو ٹھیک ورنہ اُن کو یہیں قتل کر دیا جائے۔

امام حسین کی مروان کو للکار

دیکھتے ہو میرے دوستو یہ ہے حکومت کا لالچ۔ یاد رکھو کہ جب حکومت کا نشہ دل و دماغ پر سوار ہوتا ہے تو پھر آدمی نہ قرآن کو دیکھتا ہے نہ حدیث کو دیکھتا ہے، نہ اللہ کو دیکھتا ہے نہ رسول کو دیکھتا ہے۔ آج حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام سن کر ہم کانپتے ہیں، حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری جان ہیں، حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کی شان ہیں، حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملتِ اسلامیہ کی شان ہیں، جب تک اسلام ہے جب تک حسین ہے۔ لیکن وہ لوگ کیسے کمبخت اور بدبخت تھے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کرنے کیلئے تیار ہیں وہاں۔ مروان نے کہا کہ انہیں چھوڑو نہیں، لیکن ہاشمی تلوار حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی میان میں تھی، آپ نے فرمایا کہ اے مروان تو باتیں کرتا ہے، تو مجھ قتل کرے گا؟ اگر تو مردِ میدان ہے تو چل باہر، تو مجھے قتل کرے گا یہاں؟ اے مروان! تو مجھے قتل نہیں کر سکتا۔ آپ گورنمنٹ ہاؤس سے نکلے اور باہر چلے گئے۔

شہادت کو مقام و مرتبہ امام حسین کی وجہ سے ملا

یہ میرے دوستو یہ آغاز تھا اور یہ ابتداء تھی۔ اُس کے بعد آپ جانتے ہیں کہ کربلا کا ایسا

واقعہ ہے کہ اِس کے متعلق اس کے علاوہ کچھ کہا نہیں جا سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ کی یہ مرضی تھی خدا کی یہ مشیت تھی کہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعے شہادت کو یہ مرتبہ عطا فرما دے۔ میں کہنا کیا چاہ رہا ہوں میری یہ بات سمجھئے، یہ نہیں کہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے تو حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہادت کی وجہ سے مرتبہ مل گیا۔ سوچئے میں کیا کہہ رہا ہوں یعنی یہ جو اعزاز ہے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ شہادت کی وجہ سے ہے۔ میرے عزیزو، میرے دوستو! اُن کے ہاں کس چیز کی کمی تھی؟ اُن کے نانا جان نبی، دین اور دنیا کی ساری نعمتیں اُن کے یہاں تھیں اگر وہ شہید نہ بھی ہوتے تو وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے تھے اُن کیلئے اتنا ہی کافی تھا، وہ شہید نہ بھی ہوتے تو وہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لال تھے۔ وہ شہید نہ بھی ہوتے تو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا ہونا کافی تھا اُن کیلئے۔ اُن کو کسی دوسری ڈگری کی ضرورت نہ تھی اور اللہ چاہتا تھا اور اللہ کی مرضی تھی کہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم شہید ہو جاؤ۔ تمہارے شہید ہونے سے شہادت کو مرتبہ مل جائے گا۔ شہادت کا خون رنگین ہو جائے گا۔ شہادت کو مقام و مرتبہ مل جائے گا۔ دنیا کے مجاہد قیامت تک جو بھی شہید ہو گا اے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمہارے نام پر ہو گا۔ جو بھی شہید ہو گا وہ تمہاری راہ پر چل کر ہو گا اُس کو معلوم ہو گا کہ چونکہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے ہیں اِس لئے ہر شہید محبت کی راہ میں آپ کا نام لے کر کے اپنی گردنیں کٹوا دے گا۔

شہادتِ امام حسین پہلے سے طے تھی

میرے عزیزو، میرے دوستو! آپ ذرا سوچیں کہ دشمن سے مقابلہ کیا جاتا ہے ڈیفنس میں اگر کوئی کمزوری ہو تو آدمی پوری طاقت کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔ یہاں عجیب بات ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ فرمارہے ہیں کہ میرا نواسہ شہید ہوگا۔ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہے کہ میرا بیٹا شہید ہوگا، فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہے کہ میرا بیٹا شہید ہوگا، حضور ﷺ فرمارہے ہیں کہ میرے بیٹے کو میری امت کے لوگ شہید کریں گے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمارہے ہیں میدانِ کرب و بلا میں میرا بیٹا شہید ہوگا۔ عجیب بات ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک فرشتہ مٹی لے کر آیا میدانِ کرب و بلا کی۔ آپ نے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو وہ مٹی دی اور فرمایا کہ اے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! یہ مٹی جہاں میرا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوگا اُس مقام کی مٹی ہے اِس کو حفاظت سے رکھو، جس دن میرا نواسہ شہید ہوگا یہ مٹی سرخ ہو جائے گی۔ سب کو معلوم ہے کہ امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہید ہو جانا تو سوچنے کی بات ہے میرے دوستو کہ یہ ہے صبر، اِس کو کہتے ہیں صبر اور یہ ہے مقامِ صبر جس کا سب کو معلوم ہے کہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوگا لیکن کوئی بھی یہ دعا نہیں فرماتے کہ الہ العالمین کربلا کا یہ جو واقعہ ہے یہ ختم ہو جائے یا یزیدی ختم ہو جائیں یا فلاں ختم ہو جائیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو بھی دعا فرماتے وہ قبول ہو جاتی۔ اگر یزیدیوں کے خلاف حضور ﷺ دعا کر دیتے تو کوئی یزیدی دنیا میں نہیں رہتا۔ اگر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا کر دیتیں، علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا کر دیتے تو کوئی بھی نہیں رہتا لیکن بات یہ ہے کہ کوئی بھی دعا نہیں کرتے ہیں اور اگر دعا کرتے ہیں تو کیا کرتے ہیں سن لو" اے اللہ

حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صبر دے اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اجر دے‘‘۔

مدینہ طیبہ سے روانگی

میرے عزیزو، میرے دوستو!

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دِل کو
عجب چیز ہے لذتِ آشنائی

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ دامن پکڑ رہے ہیں کہ اے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مت جاؤ، عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ رہے ہیں کہ اے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مت جاؤ، محمد ابن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ رہے ہیں اے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مت جاؤ کہ یہ کوفی لا یوفی اِن پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔انہوں نے ااپ کے والدِ ماجد کو شہید کیا یہ آپ کو بھی شہید کر دیں گے۔ساری دنیا انہیں روک رہی ہے لیکن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھ رہے ہیں کہ نانا جان انہیں بلا رہے ہیں۔وہ دیکھ رہے ہیں کہ نانا جان انہیں آواز دے رہے ہیں، وہ دیکھ رہے ہیں نانا جان کوثر کا جام اپنے ہاتھوں میں لے کر تین دن کے پیاسوں کو پلانے کیلئے خود جلوہ فرما ہیں۔اُن کی نظر بہت دور دیکھ رہی ہے،لوگ دیکھتے ہیں کہ اے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ شہید ہو جائیں گے،بچوں کا کیا ہوگا یہ بھائی شہید ہو جائیں گے،بچے شہید ہو جائیں گے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ اللہ کے بندے اِن کو شہادت سے کون ڈرا سکتا تھا؟ یہ دنیا میں پیدا ہی اسی لئے ہوئے تھے کہ اللہ کے نام پر اور اللہ کیلئے جان بھی دے دیں،

مال بھی دے دیں اولاد بھی دے دیں اور سب دے دیں۔اور پھر محمد رسول اللہ ﷺ کے گھر میں اللہ نے اِن کے صدقے اور جن کو اِن سے پہلے نبوت ملی اُن کے صدقے ساری چیزیں اُن کو گھر سے مل رہی تھیں۔اور شہادت بھی اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوئی کہ اے حسین نبی کے گھر میں جب ہر چیز ہے تو پھر شہادت کیوں نہ ہو۔شہادت کو بھی ہونا چاہئے۔

حجاج کی مکہ معظّمہ آمد

میرے عزیزو، میرے دوستو! مختصراً عرض کرر ہا ہوں کہ مکہ معظّمہ سے حاجی آرہے ہیں ذوالحجہ کا مہینہ شروع ہورہا ہے کوئی طواف کرر ہا ہے،کوئی زم زم پی رہا ہے کوئی منی جانے کی تیاری کرر ہا ہے اور حضرتِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ معظّمہ چھوڑ رہے ہیں۔اور سنو لوگ کتنے ہیں ۷۲ جس میں بچے بھی ہیں، جوان بھی ہیں، بوڑھے بھی ہیں اور عورتیں بھی ہیں۔ایک صاحب نے بالکل سچ کہا ہے کہ کہاں گئے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کوفے والوں کا حال یہ ہے کہ وہ یزید سے ملے ہوئے ہیں کیونکہ وہ سارے کے سارے دنیادار ہیں۔اُن کو پتہ ہے کہ یزید کے ساتھ ملنے میں جان بھی بچ جائے گی، مال بھی ملے گا، یہ بھی ملے گا وہ بھی گا۔

مکہ معظّمہ سے کربلا کی جانب قافلہ کی روانگی

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ عجیب وغریب حالات ہیں کہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکے سے چلے اور میدان کرب وبلا کی جانب آپ کا قافلہ روانہ ہوا۔مقدر کے لکھے کو کوئی مٹا

نہیں سکتا خدا کی مشیت کو کوئی ختم نہیں کر سکتا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روزِ ازل سے اِس قربانی کیلئے چن لیا گیا تھا۔ اے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ جاؤ۔

حضرتِ حُر کے ساتھ راستے میں ملاقات

آپ جا رہے ہیں کہ میدانِ کربلا سامنے آ گیا۔ حضرتِ حُر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہو گئی، سب سے پہلے ملاقات تو حضرتِ حُر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔ حضرتِ حُر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور یہ آخری رات ہے آپ جہاں چاہیں نکل جائیں، میری طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں ہے آپ جہاں چاہیں نکل جائیں۔ رات بھر حضرت امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلتے رہے اور صبح ہوئی تو دیکھا کہ وہی میدانِ کرب و بلا ہے۔

کربلا کی مٹی سے مصیبت و پریشانی کی بُو

میرے دوستو! کربلا کی زمین سے جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرے تو اِس کی مٹی اُٹھا کر کے سونگھا اور فرمایا کہ یہ تو وہ مٹی ہے کہ اِس کے اندر مصیبت اور پریشانی ہے۔ وہ عجیب وغریب زمین جہاں خونِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہایا گیا۔ جس زمین پر وہ کرب و بلا کا خونیں واقعہ ہوا، امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب صبح ہوئی تو وہی زمین۔ آپ نے سمجھ لیا اور آپ کو معلوم تھا، جب لوگوں نے اُن کو روکا تو انہوں نے کہا کہ اے لوگو میں رک نہیں سکتا کیونکہ خواب میں میں نے نانا جان حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے۔ چنانچہ کرب و بلا کا میدان ہے اب آپ سوچیے کہ لڑائی ہوتی ہے تو اُس کی کوئی وجہ ہوتی ہے لیکن یہاں کوئی وجہ نہیں، کوئی سبب نہیں۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ لڑنے کیلئے

نہیں آئے لیکن یاد رکھو کہ لڑنے والے کچھ مرد ہوتے ہیں اور کچھ مکار، بزدل، چور، فریبی، بدمعاش ہوتے ہیں۔ یزیدی یہ مکار تھے، فریبی تھے۔ یہ سمجھتے تھے کہ اِس طرح سے وہ اسلام کے مشن کو ختم کردیں گے۔ نہیں، نہیں یہ اُن کی غلطی تھی۔ محمد رسول اللہ ﷺ کے مشن کو کون ختم کر سکتا ہے؟

تین دن شہدانِ کربلا پر پانی بند رہا

تین دن میدان کرب و بلا میں ۷، ۸، ۹ تین دن سے میرے دوستو پانی بند کر دیا گیا۔ کس کے اوپر؟ اُس کے اوپر جو ساقی کوثر کا نواسہ ہے۔ جس کے صدقے لوگوں کو کوثر کا جام ملے گا آج اُس کے نواسے پر اُس کے خاندان پر پانی بند کر دیا گیا ہے۔ جانور اور دوسری قومیں تو فرات سے پانی پی سکتے ہیں لیکن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھرانہ وہاں سے پانی نہیں پی سکتا، تین دن ہو گئے۔ بھوک اور پیاس کی شدت، پریشانی اور اُس پر بار بار مطالبہ کہ یزید کی بیعت کرلو۔

بیعت کرنے والا ہاتھ، دل اور جان بھی دے دیتا ہے

میرے عزیزو، میرے دوستو! بیعت کرنا اتنا آسان کام نہ تھا۔ اسی لئے تو اللہ کے نیک بندے جب کسی کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیتے ہیں تو ہاتھ بھی دے دیتے ہیں، دل بھی دے دیتے ہیں اور جان بھی دے دیتے ہیں۔ امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے فرمایا کہ اے لوگو تم چاہتے کیا ہو؟ میرے خون سے تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ مجھے شہید کر دو گے تو تمہیں حکومت نہیں ملے گی بلکہ میرے نانا جان کی شفاعت سے تم محروم ہو جاؤ

گے، میرے نانا جان کی شفاعت بھی تمہیں نہیں ملے گی، آخر تم مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہو کوئی سبب بتاؤ۔آپ نے تین صورتیں اُن کے سامنے رکھیں، آپ نے فرمایا کہ دیکھو کہ میں جہاں سے آیا ہوں وہیں مجھے جانے دو، میں مدینہ چلا جاؤں گا بات ختم ہوگئی، یا پھر مجھے یزید کے پاس بھیج دو، میں خود یزید سے بات چیت کر کے جو کچھ میں میں خود کرلوں گا، یا پھر مجھے کسی اور مسلمان ملک میں بھیج دو، وہاں اگر سب لوگ یزید کی بیعت کرلیں گے تو پھر میں بھی دیکھوں گا کہ مجھے کیا کرنا ہے۔لیکن میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ لوگ تو چاہتے تھے بس کسی طرح حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کریں اور یزید کو حکومت ملے۔کسی کو گورنر بننا تھا تو کسی کو یہ ملنا تھا تو کسی کو وہ ملنا تھا۔یہ لوگ مارنے کیلئے تیار نہیں ہوئے یہاں تک کہ ۹ تاریخ آ گئی۔اور سعد ابن العمر اور شمر لعین جس کے مقدر میں قتلِ حسین اور حسین کے خون کا دھبہ جس کی پیشانی پر لگنا تھا یہ تیار نہیں تھا۔اِس نے کہا کہ نہیں بس ایک ہی بات ہے کہ یا تو بیعت کیجئے یا پھر قتل ہونے کیلئے تیار ہو جائیے۔

دسویں محرم کی شب

میرے عزیزو، میرے دوستو! دسویں رات آ گئی، یہی رات جس رات میں ہم یہاں موجود ہیں دسویں رات میں، میرے دوستو جب چاند کی دسویں رات آیا کرے تو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یاد کرلیا کرو۔وہ کیسی رات تھی کہ تین دن کے بھوکے اور پیاسے نہ پانی، نہ کھانا، نہ سونا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! آج تو ہم سحری میں خوب کھاتے ہیں اور پھر شام کو افطار کرلیتے ہیں۔ چند گھنٹوں کے روزے میں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے روزہ رکھا ہے ۔لیکن سوچو تو سہی کہ تین دن کا بھوکا اور پیاسا سیدوں کا گھرانہ،سیدوں کا قافلہ اُس میں چھوٹے بچے بھی ہیں اور عورتیں بھی،اُن کیلئے بھی کھانا اور پانی نہیں کچھ بھی نہیں۔ تین دن کہا کہ اے شمر لعین تم نے مجھے مارنا ہی ہے اور شہید ہی کرنا ہے تو مجھے رات کا موقع دے دے۔

خواب میں نانا جان کی زیارت

۹ تاریخ کو امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے خیمے کے سامنے بیٹھے ہوئے۔اور تھوڑی دیر کیلئے آنکھ لگی تو دیکھا کہ نانا جان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جلوہ فرما ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ بیٹا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تمہارا انتظار کررہا ہوں۔ بیٹا صبر سے کام لو،غم نہ کرو بہت جلد تم حوضِ کوثر پر پہنچنے والے ہو بیٹا،اور اسلام کا نشان اور اسلام کی شان تم سے بلند ہوگی میرے بیٹے ۔آنکھ کھلی حضرتِ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہن دوڑی ہوئی آئیں،حضرت سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لپٹ گئیں،حضرت قاسم آ گئے حضرت علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ گئے ارے جب سے زمین بنی ہے آسمان نے یہ منظر نہیں دیکھا تھا کہ جوان بیٹا اور جوان بھتیجا چھوٹے بچے عورتیں اور عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا بوڑھا بھائی یہ سارے کے سارے آگے پیچھے کھڑے ہیں اور پوچھ رہے ہیں کہ کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا کہ بیٹو میں نے نانا جان کو دیکھا ہے،نانا جان کوثر کا جام لئے جلوہ فرما ہیں اور فرمارہے ہیں کہ

بس تھوڑی سی دیر رہ گئی ہے بیٹا تم میرے پاس آنے والے ہو۔

میرے عزیزو، میرے دوستو، جس کی نگاہوں میں محمد رسول اللہ ﷺ کا جمال ہو، جس کی نگاہوں میں محمد رسول اللہ ﷺ کا چہرہ زیبا ہو بھلا اُس کو میدانِ کربلا کی گرمی کیا کرسکتی ہے اور نہر فرات کا پانی اُس کا کیا کرسکتا ہے۔

آخری رات میں عبادت اور آخری خطبہ

آپ نے یزیدیوں سے فرمایا کہ مجھے رات دے دو تا کہ میں عبادت کرسکوں۔ میرے عزیزو، میرے دوستو! آپ کو بھی کبھی یہ عبادت کا خیال پیدا ہوا؟ مصیبت کے وقت بھی انسان خدا کو یاد کرتا ہے اور خوشی میں بھی اللہ کے نیک بندے یاد کرتے ہیں۔ رات بھر حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبادت کرتے رہے اور آپ نے خطبہ دیا اپنے گھر والوں کو بٹھایا فرمایا کہ اے میرے بھائیو! اے مسلم بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اے عقیل کے گھر والو! اے میرے خاندان والو! اے میرے اہل بیت! اِس آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر میرے ساتھ تمہارے جیسا وفادار کوئی نہیں۔ تم جیسا کوئی نیکو کار نہیں اور تم جیسا کوئی ایماندار نہیں۔ تم نے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ساتھ دیا اور مدینے سے مکے تک تم نے ساتھ دیا اور پھر مکے سے یہاں تک تم ساتھ رہے میں تم سے راضی ہوں۔ اِن یزیدیوں کو مجھ سے مخالفت ہے یہ میری جان لینا چاہتے ہیں تم لوگ ایسا کرو کہ رات کے اندھیرے میں ایک دوسرے کی انگلی پکڑ کر نکل جاؤ۔ مجھے چھوڑ دو، تمہاری جان بچ جائے گی اور مجھے جو کچھ ہونا ہوا وہ ہو جائے گا۔

اِسلام کا درخت شہیدوں کے خون سے پروان چڑھتا ہے

میرے عزیزو، میرے دوستو! آپ جانتے ہیں کہ یہ جان کس کو بچانی ہے؟ وہ آدمی مرتا ہے جو اپنی چارپائی پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرتا ہے، اور وہ بھی مرتا ہے اور مرتا نہیں بلکہ مر کر بھی زندہ ہو جاتا ہے ملک الموت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اور اپنے ہاتھ میں تلوار لے کر اور خدا کے نام پر اپنی جان دے دیتا ہے وہ بھی مرتا ہے۔ شہید کی موت میرے دوستو اسلام کی زندگی ہے۔ شہید مرتا نہیں ہے اسلام کو زندہ کرتا ہے۔ اسلام کا درخت پانی سے نہیں پھلتا، اسلام کا درخت پانی سے نہیں اگتا، اسلام کے درخت میں پھل اور پھول اور فروٹ یہ پانی سے نہیں اگتے بلکہ اسلام کے درخت کو شہید کے خون کی ضرورت ہے۔ شہید کا خون اسلام کو زندگی دیتا ہے، اسلام کو توانائی دیتا ہے، اسلام کو تازگی دیتا ہے، اسلام کو قوت دیتا ہے۔ شہید کا خون بڑا حسین ہے، میرے عزیزو، میرے دوستو! قیامت کے دن شہید اپنے خون کے ساتھ خدا کی بارگاہ میں پیش ہوگا۔ شہید کو اِدھر شہادت ملی اور اُدھر اُس کو جنت میں جانے کا حکم ہو جائے گا اُس کیلئے کوئی حساب نہیں۔

آخری رات کے خطبے میں ہمسفروں کو واپس لوٹنے کا حکم

آپ نے فرمایا کہ تم لوگ سب نکل جاؤ۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا رونے لگیں، حضرتِ صغراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پاؤں پکڑ لئے، علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ابا جان یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں چھوڑ کر آپ کو

جاؤں؟ علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جوانی آپ پر قربان ہوگی۔ قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑھے اور قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے چچا کے دامن کو تھاما، میں اپنے ابا جان کی نشانی اسی لئے ہوں کہ اپنے چچا جان پر اپنی جوانی کا خون نچھاور کردوں۔ قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مچل رہے ہیں، علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جوانی آواز دے رہی ہے ابا جان یہ ہو نہیں سکتا کہ آپ کو چھوڑ کر جاؤں میں، عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے پکار رہے ہیں، زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آنکھوں میں آنسو ہیں، سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رو رہی ہے، صغراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا آواز دے رہی ہے کہ دن دیہاڑے یہ کیا سماں پیدا ہوگیا۔ آج یزیدی جہنم کا سودا کرنے کیلئے اور جہنم خریدنے کیلئے آج حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیاسے ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ حضور میں نہیں جاؤں گا۔ آپ کے ساتھ مرنا ہے سب سے پہلے۔

صبح ہوتے ہی شمر لعین نے حملہ کردیا

رات بھر حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین دن کا بھوکا اور پیاسا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بچے بھوکے اور پیاسے رات بھر عبادت کی اور نانا جان کی زیارت کی، بار بار نانا جان کو دیکھا، نانا جان سے ہمت اور استقامت طلب کی۔ اور صبح نماز کے بعد ہی یزیدی خون کے پیاسے آگئے۔ شمر آگیا، مقابلہ کرو اور لڑنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔ اور تیروں کی بارش ہوگئی آپ نے خطبہ دیا کہ اے یزیدیو بتاؤ کہ میرا کوئی قصور ہے؟ اے کوفیو تم نے مجھے خط لکھ کر بلایا ہے اور تم آج انکار کر رہے ہو۔ اے یزیدیو بتاؤ میں کون ہوں؟ میں نبی کا نواسہ ہوں۔ میری ماں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے، میرا باپ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے، تم مجھے

کیوں مارتے ہو؟

بدلتی ہے جس وقت ظالم کی نیت
نہ کچھ کام آتی ہے قول اور حجت

یزیدی فوج کے سپہ سالار امام حسین کے قدموں میں

میرے عزیزو، میرے دوستو! ظالم کی نیت بدل چکی تھی قول اور حجت کیا اُن پر اثر انداز ہوتا، امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا فریضہ ادا کیا اور اُدھر سے حضرتِ حُر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے، میرے دوستو یہ کمانڈ پر تھے، اپنی کمپنی کی اور اپنی آرمی کے کمانڈر تھے حضرتِ حُر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یہ بھاگتے ہوئے آئے حضرتِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں کو بوسہ دیا اور عرض کیا کہ حضور میں نے ہی سب سے پہلے آپ کا راستہ روکا تھا لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ قوم اتنی شقی ہوگی کہ آپ کے خون سے اپنا ہاتھ رنگے گی اور محمد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت سے محروم ہو جائے گی؟ مجھے آپ معاف کیجئے اور مجھے جنت کی بشارت دیجئے میں اب چاہتا ہوں کہ میں اپنی جان آپ پر قربان کروں۔ حضرتِ حُر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگئے میدان میں اور یزیدیوں کا مقابلہ کیا اور یزیدی مارے گئے۔ مختصر یہ کہ حُر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدان میں کام آگئے زخموں سے چور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں میں لا کر ڈال دیا گیا، آنکھیں کھولیں اور عرض کیا کہ آقا میں آپ پر قربان ہو چکا ہوں اور مرنے سے پہلے جاننا چاہتا ہوں کہ کیا آپ مجھ سے راضی ہیں؟ نانا جان سے شفاعت کریں گے۔ حضرتِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے حُر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم نے اپنی جان کو محمد اور

آلِ محمد کیلئے قربان کردیا۔

حضرتِ قاسم ابن حسن کی شہادت

اُدھر سے یزیدیوں نے آواز دی اے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلو، اِدھر سے قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلے۔ چچا جان میں حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا میری رگوں میں حسنی خون ہے میں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پوتا ہوں اور چچا جان یہ ہونہیں سکتا کہ میری موجودگی میں آپ جائیں، میں جاؤں گا پہلے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! ایک ایک جوان آگے بڑھ رہا ہے، کس کیلئے مرنے کیلئے ،سوچنے کی بات یہ ہے کہ یہ ہے محبت ، یہ ہے احساس اور یہ ہے جذبہ قربانی حضرتِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت میں ،حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے اور اُن کے نانا جان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کیلئے حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لوگوں نے زخموں سے چور کردیا۔ حضرتِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مرحوم بھائی کے بیٹے کی لاش کو اُٹھایا اور جوان بھتیجے کی لاش کو لے کر حضرتِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ خیمے میں آئے۔

حضرتِ علی اکبر کی یزیدیوں سے لڑائی

میرے دوستو! مرنا یہ آسان نہیں ہے لیکن خود میدانِ جہاد میں جا کر کے، سینہ تان کر کے اور تلوار کی زد پر اپنی جان کو دے دینا یہ ہوا کرتا ہے ،لیکن یہ شہادت تو دیکھئے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ایک پیارے کی لاش کو اُٹھا کر خود لا رہے ہیں۔ اللہ اللہ دوستو! اگر اُس وقت یہ پہاڑ ہوتا تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ آسمان جھک گیا تھا،

آسمان سرخ ہو گیا تھا، زمین کانپ رہی تھی لیکن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کا سینہ تھا، آپ کا جگر تھا، آپ کا کلیجہ تھا، اور صبر یہ طاقت جو آپ جو آپ نے نانا جان نے دی تھی کہ سب کچھ ہو رہا تھا۔علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھے بیٹا تم میرے سامنے شہید ہو گے؟ ماں نے آواز دی، زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پکڑ لیا علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو میرے بھائی کی نشانی ہے۔علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے ابا جان میں جاؤں گا۔ بیٹا تم جاؤ گے، میرے سامنے تم شہید ہو گے، میرے سامنے تمہارا گلا کٹے گا، میرے سامنے تمہیں روندا جائے گا اور کچلا جائے گا۔علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ ابا جان اسی دن کیلئے تو آپ نے مجھے پالا تھا۔ابا جان یہ ہو نہیں سکتا کہ آپ میرے سامنے شہید ہوں اور بیٹا اللہ کی رضا یہی ہے اور سر کے اوپر محمد رسول اللہ ﷺ کا عمامہ شریف باندھا، اپنے اور مجاہد بیٹے کو تیار کیا، ذوالفقار حیدری علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں دی، مجاہد کا بیٹا مجاہد، شہد کا شہید بیٹا، علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پوتا علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھوپھی کر دیکھ رہی ہے، میں دیکھ رہی ہے کہ میرا یہ جوان شہید ہونے کیلئے جارہا ہے اور تین دن کے بھوکے تین دن کے پیاسے، میرے دوستو، علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار میدان کربلا میں، میرا تو ایمان ہے دوستو کہ یہ تو اللہ کو منظور تھا کہ شہادت ہونی تھی، ورنہ ایک یزیدی تو کیا ساری دنیا آجاتی تو حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹوں کا مقابلہ نہیں ہو سکتا تھا۔لیکن یہاں تو مشیت ہی یہی تھی۔ مشیت ایز دی اللہ اکبر مقدر بن چکا تھا، علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیاس سے بے قرار ہوئے اور ابا جان سے عرض کیا ابا جان پیاس، پیاس، پیاس۔ تین دن کا پیاسا میدان جنگ ہے، دشمن سے مقابلہ ہے۔

حضرت علی اکبر کی شہادت

میرے عزیزو، میرے دوستو! حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بابرکت انگوٹھی وہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں تھی ، اُس انگوٹھی کو علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ میں آپ نے رکھا کہا بیٹا اِس انگوٹھی سے پیاس بجھاؤ یہ دنیا کا پانی اب تمہارے لئے نہیں ہے ہمیں تو اب حوضِ کوثر کا پانی ملے گا۔ علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر چلے اور اُن ظالم یزیدیوں نے علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا۔ اِدھر قاسم کی لاش رکھی ہوئی ہے علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش بھی لائے ، اُدھر علی اصغر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے پانی لانے کیلئے اٹھ کر گئے تو ایک ظالم نے تیر مارا اور ننھا سا بچہ وہ بھی اپنے ابا جان پر قربان ہو گیا۔ عباس علمبردار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش ، قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش ، علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش مختصر یہ کہ جتنے بھی ہیں ایک ایک کر کے حضرتِ امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قربان ہو گئے۔

حضرت امام حسین کی میدان کربلا میں روانگی

میرے عزیزو، میرے دوستو! جب سے دنیا بنی ہے ایسی جنگ ، ایسا سین ، اور ایسی بہادری ، اور ایسا صبر نہ آسمان نے دیکھا نہ زمین نے دیکھا۔ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غم میں جو آنسو بہے ہیں اُن آنسوؤں کا اگر جمع کیا جاتا تو آج ایک سمند بن جاتا۔ آخر میں حضرتِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نام لے کر کے میدان میں نکلے ، حضرتِ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پکار اُٹھیں اے میرے بھائی ! اے میرے ماں باپ کی نشانی آپ کہاں چلے۔ حضرتِ رباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے قرار ہیں کبھی آسمان کو دیکھتی ہیں کبھی زمین کو دیکھتی ہیں

اور کبھی امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھتی ہیں جو بیمار بستر پر پڑے ہوئے ہیں۔

امام عالی مقام کی دردناک شہادت

میرے عزیزو، میرے دوستو! اُن اشقیاء نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے کیلئے جو بھی آگے جاتا کانپ جاتا اور کسی کی ہمت نہیں ہوتی کہ امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرے۔ لیکن ایک بدبخت شقی عش عش خونی اُس کے مقدر میں خون کرنا تھا وہ آگے بڑھا سینے پر آیا، امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس سے فرمایا کہ اے ظالم تو مجھے شہید کررہا ہے اور یہ نہ بھولئے میرے دوستو کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم کے ایک ایک حصے میں زخم ہے، خنجر تلوار، پورے کا پورا جسم زخمی ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آج دن کون سا ہے؟ اُس ظالم نے کہا کہ جمعہ! فرمایا کہ اے ظالم ذرا سوچ تو سہی کہ اِس وقت ساری مسجدوں میں کیا ہورہا ہوگا؟ میرے نانا جان کا خطبہ ہورہا ہوگا، میرے نانا جان پر درود وسلام پڑھا جارہا ہوگا اور ظالم تو محمد رسول اللہ ﷺ کے نواسے کو شہید کررہا ہے؟ اچھا ٹھہر جا اور مجھے دو رکعت نماز ادا کرلینے دے۔ اے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام لیوا، اے اہلبیت سے محبت کرنے والو دیکھو کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ دنیا سے جارہے ہیں مگر نماز، اللہ کی بارگاہ میں سجدہ، اللہ کی بارگاہ میں شکر، یہ پیشِ نظر ہے۔ وہ ظالم آگے بڑھا اور اُس نے امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ مبارک گردن کو اُس نے کاٹا کہ جس کو محمد رسول اللہ ﷺ نے چمٹایا تھا۔ جس ہونٹ کو حضور ﷺ نے چوسا اور حضور نے بوسے لئے بار بار جس حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چھاتی

سے لگایا اور جس حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا کہ اگر کوئی جنت کا سردار دیکھنا چاہے تو وہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ لے۔ آج اُس حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا جا رہا ہے۔

نبی کا کلمہ پڑھنے والوں نے نبی کے نواسے کو شہید کر دیا

اور یہ ظلم کرنے والے کون لوگ ہیں کلمہ پڑھنے والے۔ آج اگر کوئی بات کہہ دو تو لوگ کہتے ہیں کہ جی فلاں آدمی تو نماز پڑھتا تھا اور کلمہ پڑھتا تھا۔ ارے بھائی نماز پڑھتا ہے کلمہ پڑھتا ہے تو بھائی وہ ظالم لوگ بھی کلمہ پڑھنے والے اور نماز پڑھنے والے تھے مگر دیکھو کہ کلمہ اور نماز اُس وقت کام آئیں گی جب نبی کی محبت ہوگی، صحابہ کی محبت ہوگی اور اہلبیت کی محبت ہوگی۔ نبی کی محبت کے بغیر، صحابہ اور اہلبیت کی محبت کے بغیر اور محبت کا معیار کیا ہے بتاؤں میں آپ کو؟ میرے دوستو یہ محبت نہیں ہے کہ میں آپ نے آپ کو چائے کی ایک پیالی پلا دی اور آپ نے مجھے پلا دی یہ کوئی محبت ہے؟ آپ نے مجھے گلے سے لگا لیا اور میں نے آپ کو گلے سے لگا لیا یہ بھی کوئی محبت کا بیلنس نہیں ہے آپ نے مجھ سے مصافحہ کر لیا میں نے آپ سے مصافحہ کر لیا یہ نہیں، بلکہ محبت کا بیلنس یہ ہے کہ اگر کسی سے محبت کرو تو اللہ کیلئے اور اگر کسی سے الگ ہو جاؤ تو اللہ کیلئے۔ ماں باپ سے محبت کرو تو اللہ کیلئے، بزرگوں سے محبت کرو تو اللہ کیلئے۔ جہاں اللہ کیلئے محبت ہوگی وہاں میرے دوستو سوسائٹی کو نہیں دیکھا جائے گا، تجارت کو نہیں دیکھا جائے گا، دنیا کو نہیں دیکھا جائے گا، دنیا کے تقاضوں کو نہیں دیکھا جائے گا، لوگوں کو ڈیمانڈ کو نہیں دیکھا جائے گا۔ دیکھا جائے گا تو اللہ اور اُس کے رسول کی محبت اور رضا کو دیکھا

جائے گا۔

شہادتِ امام کی خواب میں مدینہ والوں کو خبر

میرے عزیزو، میرے دوستو! حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ طیبہ میں خواب دیکھا جارہا ہے، حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خواب دیکھ رہی ہیں کہ حضور ﷺ کے بال مبارک بکھرے ہوئے، الجھے ہوئے بال ہیں مٹی کربلا کی محمد رسول اللہ ﷺ نظر آرہے ہیں۔اور ہاتھ میں آپ کے ایک شیشی ہے اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خون اٹھا اٹھا کر شیشی میں جمع کررہے ہیں۔خواب دیکھنے والے نے پوچھا کہ حضور یہ کس کا خون ہے؟ فرمایا کہ میں ابھی میدانِ کرب وبلا سے آرہا ہوں میرا نواسہ شہید ہو چکا ہے اور میں اُس کا خون مٹی سے اُٹھا رہا ہوں۔ام سلمہ نے دیکھا کہ وہ شیشی جس میں حضور ﷺ نے مٹی دی تھی وہ سرخ ہو چکی ہے۔مدینہ طیبہ میں کہرام مچ گیا کہ امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ شہادت کس لئے تھی؟ اِس لئے کہ اسلام جو ہے وہ کمپرومائزنگ نہیں چاہتا، اِسلام اصولوں کا مذہب ہے۔بہت سے باطل طاقتیں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلے میں آئیں لیکن وہ ساری طاقتیں ختم ہو گئیں اور امام حسین عالی مقام کا نام رضی اللہ تعالیٰ عنہ آج بھی زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گا۔

کربلا کی مٹی سے مصیبت و پریشانی کی بُو

میرے دوستو! کربلا کی زمین سے جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرے تو اِس کی مٹی اُٹھا کر کے سونگھا اور فرمایا کہ یہ تو وہ مٹی ہے کہ اِس کے اندر مصیبت اور پریشانی ہے۔ وہ عجیب وغریب زمین جہاں خونِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہایا گیا۔ جس زمین پر وہ کرب وبلا کا خونیں واقعہ ہوا، امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب صبح ہوئی تو وہی زمین۔ آپ نے سمجھ لیا اور آپ کو معلوم تھا، جب لوگوں نے اُن کو روکا تو انہوں نے کہا کہ اے لوگو میں رک نہیں سکتا کیونکہ خواب میں میں نے نانا جان حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے ۔ چنانچہ کرب وبلا کا میدان ہے اب آپ سوچیے کہ لڑائی ہوتی ہے تو اُس کی کوئی وجہ ہوتی ہے لیکن یہاں کوئی وجہ نہیں، کوئی سبب نہیں۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ لڑنے کیلئے نہیں آئے لیکن یاد رکھو کہ لڑنے والے کچھ مرد ہوتے ہیں اور کچھ مکار، بزدل، چور، فریبی، بدمعاش ہوتے ہیں۔ یزیدی یہ مکار تھے، فریبی تھے۔ یہ سمجھتے تھے کہ اِس طرح سے وہ اسلام کے مشن کو ختم کر دیں گے۔ نہیں نہیں یہ اُن کی غلطی تھی۔ محمد رسول اللہ ﷺ کے مشن کو کون ختم کر سکتا ہے؟

بااہتمام

مولانا محمد ابراھیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی

DAR-UL-RAZA

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com